Riphah Journal of Islamic Thought & Civilization
Published by: Department of Islamic Studies,
Riphah International University, Islamabad
Email: editor.rjitc@riphah.edu.pk
Website: https://journals.riphah.edu.pk/index.php/jitc
ISSN (E): 3006-9041 (P): 2791-187X

CC BY NC

سونا، چاندی اور نقدی کو بطور نصابِ زکوۃ جمع کرنے سے متعلق فقہاء کی آراء کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Juristic Opinions on Combining Gold, Silver, and Cash for Determining the Niṣāb of Zakāt

Muhammad Ibrar[1]
Muhammad Saeed Tayyab[2]

Abstract

Zakat is a fundamental pillar of the Islamic economic system and serves as a financial act of worship aimed at promoting social justice, equitable wealth distribution, and economic stability. It ensures the circulation of wealth and contributes to reducing economic disparities within society. Classical Islamic jurisprudence prescribes separate niṣāb (minimum threshold) requirements for different categories of Zakatable assets, including gold, silver, agricultural produce, livestock, and trade goods. However, the emergence of modern financial assets, such as cash, bank deposits, and investment holdings, has raised an important juristic question regarding whether different categories of monetary assets may be combined to determine the niṣāb for Zakat or whether each category must independently attain its prescribed threshold. This study examines the issue through a comparative and analytical analysis of the opinions of the four Sunni schools of Islamic jurisprudence (Ḥanafī, Mālikī, Shāfiʿī, and Ḥanbalī), together with the views of

[1] - PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Bahria University Islamabad
Email: mibrar9598430@gmail.com
ORCID: https://orcid.org/0009-0009-0941-6524
[2] - Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University Islamabad
Email: msaeed.buic@bahria.edu.pk
ORCID: https://orcid.org/0009-0009-2607-2401
Doi: https://doi.org/10.64768/rjitc.v4i1.2956

contemporary jurists. It critically evaluates the textual evidence, juristic reasoning, and legal principles underlying the differing opinions while considering their applicability to contemporary financial realities. The study concludes that gold, silver, and cash share the effective legal cause (ʿillah) of ***thamāniyyah*** *(monetary value) and may therefore be combined for determining the niṣāb. This approach is more consistent with the objectives of Sharīʿah (Maqāṣid al-Sharīʿah), facilitates the proper discharge of Zakat obligations, and provides a practical and juristically sound framework for the application of Zakat in the modern financial system.*

Keywords:
Zakat, Nisab, Thamaniyyah, Islamic finance, Maqasid al-Shari'ah, classical jurisprudence, contemporary scholars

1. تعارف موضوع:

زکوٰۃ اسلامی نظامِ معیشت کا بنیادی ستون اور اس کے مالی ڈھانچے کی روح ہے۔ یہ ایسا فریضہ ہے جو دولت کی منصفانہ تقسیم، اس کی گردش اور سماجی عدل و توازن کو یقینی بناتا ہے۔ قرآنِ کریم میں متعدد مقامات پر زکوٰۃ کی فرضیت بیان کی گئی ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا[1]

ان کے اموال میں سے زکوٰۃ وصول کرو تاکہ تم ان کو پاک و پاکیزہ کر دو۔

فقہی اعتبار سے نصاب عباداتِ مالی کے وجوب کی بنیادی شرط ہے۔ اگر کسی شخص کے پاس سونا یا چاندی اپنے نصاب کو پہنچ جائے تو اس پر زکاۃ کی فرضیت میں تو کوئی اشکال نہیں لیکن اگر کسی شخص کے پاس مختلف اقسام کے اموال ہوں، اور کوئی ایک صنف بھی اپنے الگ نصاب کو نہ پہنچے، مگر ان سب کی مجموعی مالیت کسی نصاب کے برابر ہو جائے، تو کیا ایسی صورت میں بھی زکوٰۃ واجب ہو گی؟

ابتدائی اسلامی دور میں مالی دولت کی بنیادی صورتیں سونا اور چاندی تھیں، اسی لیے نصابِ زکوٰۃ انہی پر مقرر کیا گیا۔ لیکن جدید مالیاتی نظام میں کرنسی نے ان کی جگہ لے لی ہے، جس سے فقہی طور پر یہ سوال پیدا ہوا کہ: کیا سونا، چاندی اور نقدی کو ملا کر نصاب مکمل کیا جا سکتا ہے؟ زیرِ نظر مطالعے میں مذاہب اربعہ (احناف، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ) کے فقہاء اور معاصر علماء کی فقہی آراء کی روشنی میں اس سوال کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

[1] القرآن: 103/9۔

نصاب زکوۃ کی مقدار، اس پر سال کے گذرنے اور دیگر شرائط کے اعتبار سے فقہ اسلامی میں طویل مباحث موجود ہیں، جن کو یہاں زیر بحث لانے سے احتراز کرتے ہوئے سونے، چاندی، نقدی، سامان تجارت جیسے نصابات کو یکجا کرنے تک بحث کو محدود رکھا جارہا ہے۔یعنی اگر کسی شخص کے پاس کچھ سونا، کچھ چاندی، اور کچھ نقدی موجود ہو—لیکن ان میں سے ہر ایک الگ الگ نصاب کو نہ پہنچے—تو کیا ان سب کو ملا کر زکٰوۃ کا نصاب مکمل کیا جا سکتا ہے؟ فقہاء مذاہب اربعہ کی آراء کے درمیان اس بابت اختلاف پایا جاتا ہے، جو زکٰوۃ کے مقاصد (مقاصدِ شریعت)، نصاب کی حکمت، اور "ثمنیت" (مالی قدر و تبادلے کی صلاحیت) کے بنیادی اصولوں پر استوار ہے۔

2. فقہاء احناف کے نزدیک نصاب زکٰوۃ کی تعیین میں سونا، چاندی اور نقدی کو باہم جمع کرنا

فقہاء احناف کے مطابق وہ تمام اموال جو ایک ہی نوعیت (جنس) یا ایک ہی مقصد کے اعتبار سے متحد ہوں، انہیں زکٰوۃ کے نصاب کے تعین میں جمع کیا جاسکتا ہے۔ سونا، چاندی، نقدی اور سامانِ تجارت چونکہ سب " ثمن "یعنی قیمت کی نمائندگی کرتے ہیں، اس لیے ان کو مجموعی قدر کے لحاظ سے یکجا کیا جا سکتا ہے۔احناف کے نزدیک نصاب کا مدار ''قیمت'' پر ہے، نہ کہ صرف جنس پر۔ لہٰذا مختلف اموال کو قیمت کے اعتبار سے جمع کر کے نصاب مکمل کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ امام سرخسیؒ جنسیت مال کے متعلق المبسوط میں لکھتے ہیں:

> كل مالٍ من جنسٍ واحدٍ يُضمُّ بعضُهُ إلى بعضٍ في تَكمِيلِ النصاب[1]
>
> جو مال ایک ہی جنس میں شمار ہو، اس کے اجزاء کو نصاب مکمل کرنے کے لیے باہم جمع کیا جائے گا۔

امام کاسانیؒ، زیر بحث مسئلہ کو مزید واضح کرتے ہوئے نصاب زکٰوۃ کے تعین میں سونا، چاندی یعنی درہم و دنانیر اور نقدی کو باہم جمع کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:

> الدينارُ والدرهمُ والنقودُ كلُّها جنسٌ واحدٌ في الزكاة لأن المقصود منها القيمة[2]
>
> دینار، درہم اور نقدی یہ سب چیزیں زکٰوۃ کے باب میں ایک ہی جنس شمار ہوتی ہے، کیونکہ ان کا مقصد 'قیمت' ہے۔

اس سے واضح ہے کہ احناف کے نزدیک سونا، چاندی، نقدی اور سامانِ تجارت کو قیمت کے لحاظ سے جمع کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا اگر کسی کے پاس نقدی، سونا اور چاندی سب مل کر مجموعی طور پر کسی ایک نصاب کے برابر ہو جائیں تو زکٰوۃ واجب ہو گی۔

فقہائے احناف اس مسئلہ میں اپنے استدلال کی بنیاد قرآن مجید کی اس آیت پر رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[1] محمد بن أحمد السرخي، المبسوط (بیروت: دار المعرفة، 1414ھ)، 173/2۔

[2] علاء الدین أبي بكر بن مسعود الكاساني، بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (بیروت: دار الكتب العلمية، 1406ھ)، 9/2۔

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ[1]

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انہیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔

ان کے استدلال کے مطابق یہاں ''سونا'' اور ''چاندی'' دونوں کو ایک ساتھ ذکر کیا گیا ہے، مگر ''وَلَا یُنفِقُونَهَا'' میں واحد ضمیر (ہا) استعمال ہوئی، جو دونوں کو ایک ہی حکم میں شامل کرتی ہے، اس اعتبار سے دونوں کا حکم ایک ہے۔[2]

احناف دو احادیث سے استدلال کرتے ہوئے زکاۃ کی علت پر بات کرتے ہیں۔ ایک حدیث میں بیان ہوا ہے کہ پانچ اوقیہ سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔[3] جب کہ دوسری روایت کے مطابق بیس مثقال سے کم سونے میں زکوۃ نہیں ہے۔[4]

مذکورہ احادیث کے پیش نظر فقہائے احناف کے نزدیک سونے اور چاندی دونوں میں مشترکہ علت "النَّمَاء" ہے۔ دوسرے لفظوں میں جس مال میں بڑھنے، افزائش، اور تجارت کرنے کی صلاحیت ہو، تو وہ مالِ نامی کہلاتا ہے، اور ایسے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

علت مشترک ہونے کے حوالہ سے فقہ کا اصول ہے کہ "اذا اتحدت العلة اتحد الحکم[5] ''جب علت ایک ہو، تو حکم بھی ایک ہو جاتا ہے۔ تو یہاں کیونکہ دونوں (سونا+چاندی) کی علت نماء ہے، لہٰذا ان دونوں پر حکم (زکوٰۃ) مشترک ہوگا۔ اب اس مشترکہ علت کے نتیجے میں سونا، چاندی اور نقدی سب ایک ہی جنس، یعنی قیمت مال کے طور پر جمع کیے جائیں گے۔[6] اس لحاظ سے سونا+چاندی+نقدی، تینوں کی مالیت کو ملا کر نصاب پورا کیا جائے گا۔

ایک استدلال یہ بھی ہے کہ جب تجارت کے مال کی زکوٰۃ بھی سونا یا چاندی کی قیمت کے اعتبار سے ادا کی جاتی ہے، تو اسی طرح نقدی، سونا اور چاندی کو بھی ایک ہی معیار — قیمت — پر جمع کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ علامہ سرخسیؒ تجارت کے مال کی زکوٰۃ اور سونا، چاندی کی قیمت کے متعلق لکھتے ہیں۔

---

[1] القرآن: 34/9۔

[2] کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، کتاب الزکوٰۃ، 9/2–10/ برہان الدین المرغینانی، الہدایۃ شرح بدایۃ المبتدی (بیروت: دار إحیاء التراث العربي)، 101/1؛/ ثناء اللہ پانی پتی، تفسیر المظہری، تفسیر سورۃ التوبہ، آیت: 34 (کراچی: ادارۃ القرآن والعلوم الإسلامیۃ)، 103/4–104۔

[3] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ من الإبل، ح: 1405/ مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ من الأنعام، ح: 979۔

[4] ابوداؤد، سنن أبي داود، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ من البقر، ح: 1573/ ترمذی، الجامع الترمذي، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء في زکاۃ البقر، ح: 620۔

[5] سعد الدین التفتازانی، التلویح علی التوضیح، 135/2؛ أصول الشاشي، ص: 209۔

[6] کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الأثمان، 9/2–11۔

وإذا كانت قيمة كل واحدٍ منهما معتبرةً في باب التجارة، يُضمُّ أحدُهما إلى الآخر[1]

اگر ان دونوں میں سے ہر ایک کی قیمت تجارت کے باب میں قابلِ اعتبار ہو، تو ان میں سے ایک کو دوسرے کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔

یعنی اگر دو مختلف چیزیں (مثلاً سونا اور چاندی، یا مختلف قسم کے سامانِ تجارت) ایسی ہوں کہ ان میں سے ہر ایک کی الگ الگ قیمت تجارت کے معاملے میں شرعی طور پر معتبر سمجھی جاتی ہو، تو ان کی مالیتوں کو زکوٰۃ کے نصاب (واجب ہونے کی کم از کم مقدار) کے تعین میں باہم جمع کیا جا سکتا ہے۔ نصاب زکوۃ کی مختلف اجناس کو قیمت کے اعتبار سے جمع کر کے ایک نصاب بنانے کے مسئلے کو کاسانی،[2]، مرغینانی،[3]، ابن عابدین[4]، ابن الہمامؒ[5]، اور دیگر حنفی فقہانے تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری (الفتاویٰ الہندیہ) میں بھی اسی پر فتوی ہے۔[6]

کرنسی اور فقہی حنفی: جدید دور میں نقدی (currency) نے سونا اور چاندی کی جگہ بطور ''قیمت'' کے اختیار کر لی ہے، اس لیے فقہِ حنفی کے اصول کے مطابق نقدی بھی نصاب کے تعین میں انہی کے قائم مقام ہے۔ فقہاءِ معاصرین (حنفی مکتب کے علماء) میں مفتی محمد تقی عثمانی فرماتے ہیں: نقدی خواہ کسی کرنسی کی ہو، اگر اس کی مالیت سونا یا چاندی کے نصاب کے برابر ہے تو اس پر زکوۃ واجب ہے۔[7]

خلاصہ کلام یہ ہے کہ فقہِ حنفی کے مطابق سونا، چاندی، نقدی اور سامانِ تجارت چونکہ سب ''اثمان'' یعنی قیمت بننے والی اشیاء ہیں، لہٰذا انہیں قیمت کے اعتبار سے جمع کر کے نصاب مکمل کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر ان سب کی مجموعی مالیت ایک نصاب کے برابر ہو جائے تو زکوۃ واجب ہو گی، خواہ ہر جنس اپنی انفرادی حیثیت میں نصاب تک نہ پہنچی ہو۔

3. فقہاءِ مالکیہ کے نزدیک زکوٰۃ کے نصاب میں سونا، چاندی اور نقدی کی جمع و تفریق

---

[1] سرخسی، المبسوط، 176/2۔

[2] کاسانی، بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع، 9/2۔

[3] المرغینانی، الهدایۃ شرح بدایۃ المبتدی، 117/1۔

[4] ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار، 256/2۔

[5] فتح القدیر، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ العروض، 193/2۔

[6] الفتاویٰ الهندیۃ (الفتاویٰ العالمگیریۃ)، کتاب الزکاۃ، الباب الثاني في زکاۃ النقدین (بیروت: دار الفکر/دار الکتب العلمیۃ)، 174/1۔

[7] یوسف القرضاوی، فقہ الزکاۃ: دراسۃ مقارنۃ لأحکامها وفلسفتها في ضوء القرآن والسنۃ (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، 1973ء)، ص: 89؛ محمد تقی عثمانی، اسلام اور جدید معیشت: احکام الزکوٰۃ (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2012ء)، 54/2۔

فقہِ مالکی کے مطابق سونا اور چاندی کو زکوٰۃ کے نصاب کے اعتبار سے جمع نہیں کیا جا سکتا۔ ہر جنس (نوع) کا اپنا نصاب مستقل طور پر دیکھا جائے گا۔ امام مالکؒ سے یہی قول منقول ہے۔[1]

فقہ مالکی کا بنیادی استدلال قرآنی آیت پر مبنی ہے کہ اللہ تعالی نے: وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ[2] میں سونے اور چاندی کو علیحدہ ذکر کیا ہے۔ اس اعتبار سے دونوں علیحدہ جنس ہیں تو ان کو جمع نہیں کیا جائے گا۔[3] چونکہ نصوص نے ان میں فرق کیا ہے تو بغیر دلیل خاص کے ان کو جمع نہیں کیا جائے گا۔[4] نصوصِ شرعیہ نے سونا اور چاندی میں فرق کو محفوظ رکھا ہے، لہٰذا کسی خاص دلیل کے بغیر ان کو جمع نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا اگر کسی کے پاس تھوڑا سونا، تھوڑی چاندی، اور کچھ نقدی ہو، اور ان میں سے کوئی بھی اکیلا نصاب تک نہ پہنچے، تو زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی۔

اس بحث میں یہ اصول کارفرما ہے کہ:

الأصل أن يُحمل اللفظ على ظاهره، ولا يُعدل عنه إلا بدليل[5]

یعنی شرعی نص کا ظاہری مفہوم ہی معتبر ہے، جب تک اس سے عدول کی قوی دلیل نہ ہو۔

ایک استدلال یہ بھی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے سونا اور چاندی کے نصاب الگ الگ بیان فرمائے:

[1] أبوالولید محمد بن أحمد بن محمد بن رشد المالکی، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد (بیروت: دار الحدیث، 1425ھ)، 243/1؛ /عبد السلام بن سعید التنوخی (سحنون)، المدونۃ الکبری (بیروت: دار صادر، 1415ھ)، 342/1؛ /ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، 243/1۔

[2] القرآن: 34/9۔

[3] ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، 243/1؛ /سحنون، المدونۃ الکبری، 342/1؛ /ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونہایۃ المقتصد، 243/1؛ /محمد بن عبد اللہ الخرشي، شرح الخرشي علی مختصر خلیل، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الذہب والفضۃ، 218/2۔

[4] القرافي، الذخیرۃ، 123/3؛ سحنون، المدونۃ الکبری، 345/1۔

[5] شہاب الدین أحمد بن إدریس القرافي، الفروق (الأنوار السنیۃ في القواعد الفقہیۃ) (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1416ھ)، القاعدۃ: 17۔

لَيْسَ فِي الذَّهَبِ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ عِشْرِينَ مِثْقَالًا"[1]"وَلَيْسَ فِي الْوَرِقِ صَدَقَةٌ حَتَّى يَبْلُغَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ[2]

اس حدیث میں آپ ﷺ نے سونے اور چاندی کا نصاب بیان کرتے ہوئے واضح فرمادیا کہ اس نصاب سے کم میں زکاۃ فرض نہیں ہے۔ اگر ان دونوں کو ملا کر نصاب پورا کرنا مقصود شریعت ہوتا تو آپ اس کی طرف لازما راہنمائی فرمادیتے۔ فقہاء مالکیہ فرماتے ہیں کہ چونکہ نبی ﷺ نے دونوں اجناس کا نصاب مستقل طور پر مقرر فرمایا، لہٰذا نصاب کی تکمیل کے لیے انہیں باہم ضم کرنے یا جمع (combination) کی کوئی گنجائش نہیں۔[3]

اگر فقہی اعتبار سے **قیاس و سببیت** کے حوالے سے دیکھا جائے تو مالکی فقہا کے نزدیک زکوٰۃ کی علت ''نماء'' (بڑھنے کی صلاحیت) ضرور ہے، مگر ان کے مطابق جب نص شرعی نے دو اجناس کو صریح طور پر الگ الگ رکھا ہے، تو قیاس کے ذریعہ انہیں جمع کرنا درست نہیں جب تک کوئی مضبوط علتِ مشترکہ نص کے مخالف نہ ہو[4]۔ یہ فقہی اصول'' حفظ الفروق النَّصِّية ''کے تحت آتا ہے، یعنی ''شرعی نص میں پائی جانے والی تفریق کو برقرار رکھنا واجب ہے۔[5]

اور اگر **مقاصدی پہلو** (Maqāṣid al-Sharī‘ah) کے حوالہ سے دیکھا جائے تو مالکیہ کے ہاں اگرچہ زکوٰۃ کا مقصود مال کی گردش اور غربت کا ازالہ ہے، لیکن مقاصد کو نص کے ظاہر پر مقدم نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ جب نص نے فرق قائم کیا ہو، تو مقاصدِ شریعت کو اسی حدودِ نصوص کے اندر رہ کر نافذ کیا جائے گا۔[6]

---

[1] ابوداؤد، سنن أبي داود، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ من البقر، ح: 1573۔

[2] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ من الأنعام، ح: 979۔

[3] ابن رشد، بدایۃ المجتہد ونھایۃ المقتصد، 243/1۔

[4] القرافي، الذخیرۃ، 126/3۔

[5] سحنون، المدونۃ الکبری، 342/1۔

[6] القرافي، الفروق، 153/1۔

کرنسی اور فقہ مالکی: فقہاء مالکیہ کے نزدیک قدیم درہم و دینار چونکہ سونا اور چاندی کے عین مظاہر تھے، لہٰذا جدید کاغذی کرنسی کے بارے میں دو آراء پائی جاتی ہیں:

ا۔ ہر کرنسی کو علیحدہ نصاب کے مطابق دیکھا جائے (یعنی اگر سونے یا چاندی کے مساوی ہو تو اسی کے حساب سے زکوٰۃ واجب ہو گی)۔[1]

۲۔ بعض معاصر مالکی علما (خصوصاً شمالی افریقہ کے فقہاء) کرنسی کو چاندی کے قائم مقام مانتے ہیں، لیکن پھر بھی اسے سونا کے ساتھ جمع کرنے کو نصی تقیید کے خلاف سمجھتے ہیں۔[2] اس کی عملی مثال یوں ہو گی کہ اگر کسی شخص کے پاس، 10 مثقال سونا (نصاب سے کم)، 100 درہم چاندی (نصاب سے کم) اور کچھ نقدی (مثلاً آدھے نصاب کے برابر) ہو تو فقہاء مالکیہ کے مطابق زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی، کیونکہ کوئی ایک جنس نصاب تک نہیں پہنچی، اور فقہی اصول کے مطابق ضم (aggregation) جائز نہیں۔[3]

4. فقہِ شافعی میں سونا، چاندی اور نقدی کو نصابِ زکوٰۃ میں جمع کرنے کا حکم

فقہِ شافعی میں زکوٰۃ کے نصاب کی تعیین کا بنیادی اصول یہ ہے کہ سونا اور چاندی دو مستقل اجناس ہیں، اس لیے نصاب کی تکمیل کے لیے ایک کو دوسرے کے ساتھ جمع نہیں کیا جائے گا۔ اس موقف کی بنیاد ان احادیث پر ہے جن میں رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کا نصاب الگ الگ مقرر فرمایا ہے۔ حضرت علیؓ سے مروی حدیث میں چاندی کا نصاب دو سو درہم بیان کیا گیا ہے، جبکہ حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت میں بیس مثقال سونے اور دو سو درہم چاندی کا نصاب مستقل طور پر ذکر ہوا ہے۔ شافعی فقہاء ان نصوص سے استدلال کرتے ہیں کہ شارع نے دونوں کو الگ اجناس قرار دیا ہے، اس لیے انہیں ملا کر نصاب مکمل نہیں کیا جا سکتا۔

---

1 فتاویٰ مجمع الفقہ الإسلامی (مالکی فقہاء کی آراء، اجلاس: 2006ء)۔

2 عبدالقادر عطیۃ، فقہ الزکاۃ في المذھب المالکي (بیروت: دار ابن حزم، 2008ء)، ص: 91۔

3 سحنون، المدونۃ الکبریٰ، 345/1۔

اسی اصول کی بناپر امام شافعیؒ سونااور چاندی کو مستقل اجناس قرار دیتے ہیں اور ان کے درمیان ضم کے قائل نہیں ہیں۔[1] بعد ازاں متقدم شافعی فقیہ امام شیرازیؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا کہ زکوٰۃ ہر جنس سے علیحدہ واجب ہوتی ہے، اس لیے سونااور چاندی کو جمع کرنا درست نہیں۔[2] اسی طرح امام ماوردیؒ نے تصریح کی ہے کہ دونوں الگ اجناس ہیں، لہٰذا نصاب کی تکمیل کے لیے ایک کو دوسرے کے ساتھ جمع نہیں کیا جائے گا۔[3] متاخرین میں امام نوویؒ نے اس موقف کو یوں بیان کیا ہے:

لا يُضَمُّ الذَّهَبُ إِلَى الْفِضَّةِ فِي تَكْمِيلِ النِّصَابِ، لِأَنَّهُمَا جِنْسَانِ مُخْتَلِفَانِ. [4]

"سونااور چاندی دو مختلف اجناس ہیں، اس لیے نصاب کی تکمیل میں ایک کو دوسرے کے ساتھ جمع نہیں کیا جائے گا۔"

البتہ امام نوویؒ نے عروضِ تجارت کے باب میں یہ وضاحت بھی کی ہے کہ تجارتی اموال کی قیمت نقدی کے ذریعے متعین کی جاتی ہے اور مختلف تجارتی اموال کو نصاب کی تکمیل کے لیے جمع کیا جا سکتا ہے۔[5] تاہم یہ حکم صرف عروضِ تجارت سے متعلق ہے، نہ کہ سونے اور چاندی کو ایک دوسرے کے ساتھ جمع کرنے سے۔[6]

معاصر دور میں مالی نظام کی تبدیلی اور کاغذی کرنسی کے رواج کے بعد بعض شافعی رجحان رکھنے والے فقہاء نے ثمنیّت کو بنیاد بنا کر اس مسئلے کی نئی تطبیق پیش کی ہے۔ شیخ وہبہ الزحیلی کے نزدیک کاغذی کرنسی اگرچہ سونا یا چاندی نہیں، لیکن لین دین میں ان کی قائم مقام ہے، اس لیے

---

[1] محمد بن إدريس الشافعي، الأم (بيروت: دار المعرفة، 1410ھ)، 2/40۔

[2] إبراهيم بن علي الشيرازي، المهذب في فقه الإمام الشافعي، مع: المجموع شرح المهذب، 5/368۔

[3] علي بن محمد بن حبيب الماوردي، الحاوي الكبير في فقه مذهب الإمام الشافعي (بيروت: دار الكتب العلمية، 1419ھ)، 3/254۔

[4] يحيىٰ بن شرف النووي، المجموع شرح المهذب، كتاب الزكاة، باب زكاة الذهب والفضة (بيروت: دار الفكر، 1417ھ)، 5/389۔

[5] النووي، المجموع شرح المهذب، كتاب الزكاة، باب زكاة عروض التجارة، 6/45۔

[6] النووي، المجموع شرح المهذب، 5/367–368۔

اس کا نصاب سونے یا چاندی کی قیمت کے مطابق متعین کیا جائے گا۔ شیخ وھبہ الزحیلی فرماتے ہیں کہ کرنسی کو سونے یا چاندی میں صرف تخمین (قیمت) کے اعتبار سے شامل کیا جائے گا، نہ کہ حقیقت میں۔

النقود الورقية ليست ذهباً ولا فضة، لكنها تقوم مقامهما في التعامل، فيقاس نصابها بأحدهما، ولا تضم إليهما في النصاب إلا عند التقدير[1]

[2]اسی موقف کی تائید شیخ یوسف القرضاوی[3]، ڈاکٹر علی قرہ داغی[4] اور شیخ عبداللہ البسام نے بھی کی ہے۔ تاہم ان حضرات بھی سونا اور چاندی کو مستقل اجناس قرار دیتے ہیں اور ان دونوں کو ملا کر نصاب مکمل کرنے کے قائل نہیں ہیں۔

شافعی فقہاء اس ضمن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی روایت پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ، فَأَدُّوا زَكَاةَ الْوَرِقِ، مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ، وَلَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةٍ شَيْءٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ، فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ[5]

میں نے گھوڑوں اور غلاموں سے زکاۃ معاف کر دی ہے، البتہ چاندی کی زکاۃ ادا کرو—ہر چالیس درہم پر ایک درہم، اور ایک سو نوے (190) درہم میں کچھ نہیں، لیکن جب دو سو (200) درہم ہو جائیں تو ان میں پانچ درہم زکاۃ ہے۔

اسی طرح سیدنا ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

---

[1] الزحيلي، الفقه الإسلامي وأدلته،

[2] وہبة الزحيلي، الفقه الإسلامي وأدلته (دمشق: دار الفكر، 1415ھ)، 742/2، 1638/3۔

[3] القرضاوي، فقه الزكاة: دراسة مقارنة لأحكامها وفلسفتها في ضوء القرآن والسنة، 275/1۔

[4] علي محيي الدين قرة داغي، بحوث في فقه الزكاة المعاصر (بيروت: دار البشائر الإسلامية، 1417ھ)، ص:112۔

[5] ابوداؤد، سنن أبي داود، كتاب الزكاة، باب في زكاة السائمة، ح:1574؛ نسائی، سنن النسائي، كتاب الزكاة، باب زكاة الورق، ح:2479۔

لَيْسَ فِيمَا دُونَ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ صَدَقَةٌ،وَلَا فِيمَا دُونَ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ[1]

بیس مثقال (ساڑھے سات تولے) سونے سے کم میں زکاۃ نہیں، اور دو سو درہم (ساڑھے باون تولے) چاندی سے کم میں بھی زکوۃ نہیں۔

ان نصوص میں نبی ﷺ نے سونا اور چاندی کے نصاب نہ صرف علیحدہ علیحدہ بیان کیے بلکہ واضح کر دیا کہ نصاب سے کم سونا ہو یا چاندی، اس پر زکاۃ نہیں ہے، اس لیے شافعیہ کے نزدیک دونوں کی حیثیت مستقل اور الگ الگ اجناس کی ہے۔

حاصلِ بحث یہ ہے کہ فقہِ شافعی کا معتمد اور راجح موقف یہی ہے کہ سونا اور چاندی دو مستقل اجناس ہیں، لہٰذا انہیں ملا کر نصابِ زکوٰۃ مکمل نہیں کیا جائے گا۔ البتہ معاصر فقہاء نے کاغذی کرنسی کی ثمنیّت کے پیشِ نظر اس کا نصاب سونے یا چاندی کی قیمت سے متعین کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس اجتہاد کا مقصد جدید مالی نظام میں زکوٰۃ کے احکام کی تطبیق ہے، نہ کہ سونا، چاندی اور نقدی کو ایک ہی جنس قرار دینا۔

5. فقاء حنابلہ کے نزدیک زکوٰۃ کے نصاب میں سونا، چاندی اور نقدی کی جمع و تفریق

فقہِ حنبلی اپنے اصولی منہج میں ظاہری نصوص کی پابندی کے ساتھ ساتھ علت و مقصد (قیمت و ثمنیت) کو بھی پیشِ نظر رکھتی ہے۔ زکوٰۃ کے باب میں حنابلہ کے نزدیک بنیادی اموالِ زکوٰۃ — سونا (ذہب)، چاندی (فضہ)، اور نقدی — الگ الگ اجناس ہیں، تاہم اگر کسی مال کی نوعیت ان کے قائم مقام (قیمتاً) ہو تو اسے نصاب کی تکمیل میں شامل کیا جا سکتا ہے۔[2] حنابلہ کا بالعموم انہی نصوص سے استدلال کرتے ہیں جن کا ذکر شافعی نقطہ نظر میں ہو چکا ہے۔

نقدی (کرنسی) کا فقہی مقام

حنابلہ چونکہ عملاً (کرنسی) کو سونا یا چاندی کا بدل (قیمت) مانتے ہیں، لہٰذا ان کے ہاں نقدی کی زکوٰۃ کا نصاب ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ متعین کیا جاتا ہے۔ ابن قدامہؒ دراہم و دینار کو خرید و فروخت کے معیار (قیمت) قرار دیتے ہوئے ان کے متعلق فرماتے ہیں:

---

[1] ابوداؤد، سنن أبي داود، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ السائمۃ، ح: 1573؛ ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب زکاۃ الورق والذھب، ح: 1790۔

[2] عبداللہ بن أحمد بن محمد ابن قدامۃ، المغني (بیروت: دار الفکر، 1405ھ)، 2/587–588؛ منصور بن یونس البھوتي، کشاف القناع عن متن الإقناع (بیروت: دار الفکر، 1402ھ)، 2/242۔

"وأما الدراهم والدنانير فهما أثمان المبيعات، فيقوم ما عداهما بهما، ولا يضم أحدهما إلى الآخر في تكميل النصاب[1]"

دراہم ودنانیر خرید وفروخت کے معیار (قیمت) ہیں، ان کے ذریعے دوسرے اموال کی قیمت متعین کی جاتی ہے، لیکن ایک کو دوسرے کے ساتھ نصاب کی تکمیل میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

تاہم نقدی چونکہ ان ہی کی قیمت و قائم مقام ہے، لہٰذا عملی اجتہاد میں اسے سونا یا چاندی کے نصاب کے مساوی ماننا درست ہے۔ چونکہ آج کے زمانے میں نقدی (currency) ہی اصل ذریعۂ تبادلہ ہے، اس لیے سونا یا چاندی کو قیمت کے لحاظ سے دیکھنا زیادہ عملی ہے۔ قدیم حنابلہ اختلاف رکھتے ہیں، جبکہ متاخرین کے نزدیک قیمت کے لحاظ سے جمع درست ہے۔

شیخ محمد بن صالح العثیمینؒ نقدی کو سونا یا چاندی کے ساتھ ملا کر تکمیل نصاب کے متعلق فرماتے ہیں:

يجوز ضم النقود إلى الذهب أو الفضة في تكميل النصاب، لأن المقصود هو القيمة، وهذا أعدل الأقوال[2]

نقدی کو سونا یا چاندی کے ساتھ ملا کر نصاب مکمل کرنا جائز ہے، کیونکہ شریعت کا مقصد "قیمت و مالی قدر" ہے، نہ کہ صرف جنس۔

حاصل کلام: فقہِ حنبلی کے مطابق: سونا اور چاندی کی جمع نصوصی لحاظ سے ممنوع ہے، کیونکہ دونوں الگ اجناس ہیں۔ نقدی (Currency) چونکہ ان کے قائم مقام ہے، لہٰذا قیمت کے لحاظ سے جمع جائز ہے۔ معاصر اجتہاد کے مطابق نصاب کی تکمیل میں مجموعی مالی قدر (Value) کو معیار بنایا جائے، تاکہ زکوٰۃ کا مقصد —— مالی عدل اور گردشِ دولت —— برقرار رہے۔

6. معاصر مجامع فقہیہ اور معاصر فقہاء کی آرائ

جدید معاشی تناظر میں کاغذی کرنسی (Paper Currency) کے ثمنِ خلقی (سونا چاندی) کے قائم مقام ہونے اور نصابِ زکوٰۃ میں ان کے باہمی الحاق (ضم الاموال) سے متعلق معاصر موقف درج ذیل ہے:

---

[1] ابن قدامة، المغني، 589/2۔

[2] محمد بن صالح العثيمين، الشرح الممتع (دار الثريا)، 146/6۔

دنیا کے مستند فقہی اداروں نے اتفاق کیا ہے کہ کرنسی نوٹوں کی حیثیت محض کاغذ کے ٹکڑوں کی نہیں بلکہ یہ "ثمن" (قوتِ خرید) ہیں اور زکوٰۃ میں سونا چاندی کے حکم میں ہیں۔

مجمع الفقہ الِاسلامی(جدہ): انٹرنیشنل اسلامک فقہ اکیڈمی (OIC) نے اپنے دوسرے اجلاس (1406ھ/1986ء) قرار نمبر (2) میں قرار دیا: کہ کرنسی نوٹ، سونا اور چاندی کے قائم مقام ہیں۔

الأوراق النقدية تُعتبر بدلاً عن الذهب والفضة في الزكاة، فيُضم بعضها إلى بعض[1]

کاغذی کرنسی (نقدی) کو زکوٰۃ میں سونے اور چاندی کے متبادل کے طور پر شمار کیا جاتا ہے، اس لیے اسے جمع کر کے نصاب مکمل کیا جاسکتا ہے۔

رابطہ عالم اسلامی (مکہ مکرمہ): مؤتمر الفقہ الِاسلامی (1398ھ) کے فیصلے میں درج ہے: زکوٰۃ کے نصاب میں اصل اعتبار قیمت (Value) کا ہے، نہ کہ مال کی جنس (Kind) کا:

العبرة في النصاب بالقيمة لا بالجنس، فيضم الذهب والفضة والنقود بعضها إلى بعض[2]

زکوٰۃ کے نصاب میں اصل اعتبار قیمت (Value) کا ہے، نہ کہ مال کی جنس (Kind) کا، لہٰذا سونا، چاندی اور نقدی کو قیمت کے لحاظ سے جمع کیا جاسکتا ہے۔

شیخ یوسف القرضاوی نقدی کو سونا اور چاندی کے ساتھ جمع کے متعلق فرماتے ہیں:

في عصرنا ينبغي ضم النقود إلى الذهب والفضة لأن المقصد هو الثروة القابلة للنماء[3]

آج کے دور میں نقدی کو سونا اور چاندی کے ساتھ جمع کیا جانا چاہیے، کیونکہ زکوٰۃ کا مقصد **"مالِ نامی"** (بڑھنے والی دولت) ہے۔

---

[1] مجمع الفقہ الِاسلامی، جدہ، قرار رقم: 2، 1406ھ۔

[2] قرارات المجمع الفقهي الِاسلامي بمكة المكرمة، قرار نمبر: 6 (مکہ مکرمہ: رابطہ عالم اسلامی، 1398ھ)۔

[3] القرضاوي، فقہ الزكاة: دراسة مقارنة لأحكامها وفلسفتها في ضوء القرآن والسنة، 293/1۔

شیخ عبدالعزیز بن بازؒ اور شیخ العثیمینؒ کا موقف وفتاویٰ مندرجہ ذیل ہے،

تجب الزكاة على جميع الأموال إذا بلغت قيمتها نصاب الذهب أو الفضة، ويُضم بعضها إلى بعض بما فيها الأوراق النقدية، لأن المقصود من الشريعة هو قيمة المال لا جنسه[1]

زکوٰۃ واجب ہے تمام مال پر اگر اس کی مالیت سونے یا چاندی کے نصاب تک پہنچ جائے، اور مختلف اموال کو جمع کیا جائے، بشمول کاغذی کرنسی (نقدی)، کیونکہ شریعت کا اصل مقصد مال کی قدر (Value) ہے، نہ کہ صرف اس کی جنس۔

حاصل کلام:

شیخ ابن بازؒ اور شیخ العثیمینؒ کے مطابق، سونا، چاندی اور نقدی کی مجموعی مالیت اگر نصاب تک پہنچ جائے تو زکوٰۃ واجب ہو گی۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ شریعت کا اصل مقصد مال کی قدر (Value) ہے، نہ کہ صرف جنس۔

نتائج

فقہاء احناف اور بعض معاصر غیر احناف فقہاء کے نزدیک علت واجتہاد کو مد نظر رکھتے ہوئے نصاب زکوۃ کی تکمیل کے لیے کرنسی، سونا اور چاندی تینوں کو باہم ملانا درست ہے جبکہ مالکی، شافعی اور حنبلی فقہاء کے نزدیک نصوص شرعیہ کے ظاہر کی بنیاد پر نصاب زکوۃ کی تکمیل کے لیے کرنسی، سونا اور چاندی تینوں کو باہم ملانا درست نہیں لیکن کرنسی یا نقدی چونکہ سونے یا چاندی کا بدل ہے اس لیے نصاب زکوۃ کی تکمیل کے لیے اسے سونے یا چاندی میں سے کسی ایک کے ساتھ ملایا جائے گا۔ معاصر فقہاء نے عصرِ حاضر کے مالیاتی نظام اور کرنسی کی حقیقی حیثیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس مسئلے میں "ثمنیت" اور "مالی قدر" کو بنیادی معیار قرار دیا ہے۔ ان کے نزدیک موجودہ کاغذی کرنسی سونے اور چاندی کے قائم مقام ہے، اس لیے اگر سونا، چاندی اور نقدی کی مجموعی مالیت کسی ایک شرعی نصاب کے برابر یا اس سے زائد ہو جائے تو زکوٰۃ واجب ہو گی۔ یہی موقف مجمع الفقہ الاسلامی، رابطہ عالم اسلامی اور متعدد معاصر فقہاء مثلاً شیخ یوسف القرضاوی، شیخ عبدالعزیز بن باز، شیخ محمد بن صالح العثیمین، شیخ وہبہ الزحیلی اور مفتی محمد تقی عثمانی وغیرہم کی آراء سے تقویت پاتا ہے۔ اس اجتہادی موقف کی بنیاد مقاصدِ شریعت، مالی عدل، دولت کی گردش اور مستحقین کے حقوق کے تحفظ پر ہے، جس کے ذریعے جدید مالیاتی نظام میں زکوٰۃ کے احکام کو زیادہ مؤثر اور قابل

[1] عبدالعزیز بن عبداللہ ابن باز، مقدار نصاب العملة الورقية، فتویٰ نمبر: 5774، مجمع الفتاوی (ریاض: دار الشیخ عبدالعزیز بن باز، 1415ھ)؛/ محمد بن صالح العثیمین، نصاب الأوراق النقدية في الزكاة، فتاوی واستدلالات فقهية (ریاض: دار الإفتاء والبحوث الإسلامية)۔

عمل انداز میں نافذ کیا جا سکتا ہے۔ البتہ یہ اجتہاد نصوصِ شرعیہ سے انحراف نہیں بلکہ عصرِ حاضر کے مالی حقائق پر ان کے منضبط فقہی اطلاق کی ایک صورت ہے۔

مصادر و مراجع

القرآن الكريم.

Al-Qurʾān al-Karīm.

أبو داود، سليمان بن الأشعث السِّجِسْتَانِي. *سنن أبي داود*. بيروت: دار الفكر، 1410هـ/1990م.

Abū Dāwūd, Sulaymān ibn al-Ashʿath al-Sijistānī. Sunan Abī Dāwūd. Beirut: Dār al-Fikr, 1410 AH/1990 CE.

ابن باز، عبد العزيز بن عبد الله. *مجموع فتاوى ابن باز*. 14 مجلدًا. الرياض: دار النشر، د.ت.

Ibn Bāz, ʿAbd al-ʿAzīz ibn ʿAbd Allāh. Majmūʿ Fatāwā Ibn Bāz. 14 vols. Riyadh: Dār al-Nashr, n.d.

ابن رشد، أبو الوليد محمد بن أحمد القرطبي. *بداية المجتهد ونهاية المقتصد*. بيروت: دار المعرفة، د.ت.

Ibn Rushd, Abū al-Walīd Muḥammad ibn Aḥmad al-Qurṭubī. Bidāyat al-Mujtahid wa Nihāyat al-Muqtaṣid. Beirut: Dār al-Maʿrifah, n.d.

ابن عثيمين، محمد بن صالح. *الشرح الممتع على زاد المستقنع*. الرياض: دار الثقافة، د.ت.

Ibn ʿUthaymīn, Muḥammad ibn Ṣāliḥ. Al-Sharḥ al-Mumtiʿ ʿalā Zād al-Mustaqniʿ. Riyadh: Dār al-Thaqāfah, n.d.

ابن قدامة، موفق الدين عبد الله بن أحمد المقدسي. *المغني*. بيروت: دار الفكر، د.ت.

Ibn Qudāmah, Muwaffaq al-Dīn ʿAbd Allāh ibn Aḥmad al-Maqdisī. Al-Mughnī. Beirut: Dār al-Fikr, n.d.

ابن ماجه، محمد بن يزيد القزويني. *سنن ابن ماجه*. بيروت: دار الفكر، 1412هـ/1992م.

Ibn Mājah, Muḥammad ibn Yazīd al-Qazwīnī. Sunan Ibn Mājah. Beirut: Dār al-Fikr, 1412 AH/1992 CE.

البخاري، محمد بن إسماعيل. *الجامع الصحيح المسند المختصر من أمور رسول الله ﷺ وسننه وأيامه*. بيروت: دار ابن كثير، 1407هـ/1987م.

Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl. Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ al-Musnad al-Mukhtaṣar min wa Sunanihi wa Ayyāmih. Beirut: Dār Ibn Kathīr, 1407 ﷺUmūr Rasūl Allāh AH/1987 CE.

الترمذي، محمد بن عيسى .*الجامع الكبير (سنن الترمذي)* .بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1403هـ/1983م.

Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿĪsā. Al-Jāmiʿ al-Kabīr (Sunan al-Tirmidhī). Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1403 AH/1983 CE.

مجمع الفقه الإسلامي، منظمة التعاون الإسلامي .*قرار رقم (2) بشأن زكاة النقود* .الدورة الثالثة. عمّان: مجمع الفقه الإسلامي، 1406هـ/1986م.

Majmaʿ al-Fiqh al-Islāmī, Munazzamat al-Taʿāwun al-Islāmī. Qarār Raqm (2) bi-Shaʾn Zakāt al-Nuqūd. Third Session. Amman: Majmaʿ al-Fiqh al-Islāmī, 1406 AH/1986 CE.

الحصكفي، محمد بن علي .*الدر المختار شرح تنوير الأبصار* .بيروت: دار الكتب العلمية، د.ت.

Al-Ḥaṣkafī, Muḥammad ibn ʿAlī. Al-Durr al-Mukhtār Sharḥ Tanwīr al-Abṣār. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, n.d.

الزحيلي، وهبة .*الفقه الإسلامي وأدلته* 8 .مجلدات. دمشق: دار الفكر، 1405هـ/1985م.

Al-Zuḥaylī, Wahbah. Al-Fiqh al-Islāmī wa Adillatuh. 8 vols. Damascus: Dār al-Fikr, 1405 AH/1985 CE.

السرخسي، محمد بن أحمد .*المبسوط* 30 .مجلدًا. بيروت: دار المعرفة، د.ت.

Al-Sarakhsī, Muḥammad ibn Aḥmad. Al-Mabsūṭ. 30 vols. Beirut: Dār al-Maʿrifah, n.d.

سحنون، عبد السلام بن سعيد التنوخي .*المدونة الكبرى* .بيروت: دار الفكر، د.ت.

Saḥnūn, ʿAbd al-Salām ibn Saʿīd al-Tanūkhī. Al-Mudawwanah al-Kubrā. Beirut: Dār al-Fikr, n.d.

الشوكاني، محمد بن علي .*نيل الأوطار من أسرار منتقى الأخبار* .القاهرة: دار الحديث، د.ت.

Al-Shawkānī, Muḥammad ibn ʿAlī. Nayl al-Awṭār min Asrār Muntaqā al-Akhbār. Cairo: Dār al-Ḥadīth, n.d.

عثماني، محمد تقي .*فقه الزكاة: الحديث والمسائل المعاصرة* .كراتشي: دار الإشاعة، د.ت.

ʿUthmānī, Muḥammad Taqī. Fiqh al-Zakāh: Al-Ḥadīth wa al-Masāʾil al-Muʿāṣirah. Karachi: Dār al-Ishāʿah, n.d.

القرضاوي، يوسف. *فقه الزكاة: دراسة مقارنة لأحكامها وفلسفتها في ضوء القرآن والسنة*. مجلدان. القاهرة: مؤسسة الرسالة ودار الشروق، 1406هـ/1985م.

Al-Qaraḍāwī, Yūsuf. Fiqh al-Zakāh: Dirāsah Muqāranah li-Aḥkāmihā wa Falsafatihā fī Ḍawʾ al-Qurʾān wa al-Sunnah. 2 vols. Cairo: Muʾassasat al-Risālah and Dār al-Shurūq, 1406 AH/1985 CE.

القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد الأنصاري. *الجامع لأحكام القرآن*. بيروت: دار الفكر، د.ت.

Al-Qurṭubī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad al-Anṣārī. Al-Jāmiʿ li-Aḥkām al-Qurʾān. Beirut: Dār al-Fikr, n.d.

الكاساني، علاء الدين أبو بكر بن مسعود. *بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع*. 10 مجلدات. بيروت: دار الكتب العلمية، 1406هـ/1986م.

Al-Kāsānī, ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr ibn Masʿūd. Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ. 10 vols. Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1406 AH/1986 CE.

مسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج القشيري النيسابوري. *الجامع الصحيح*. بيروت: دار إحياء التراث العربي، 1415هـ/1995م.

Muslim, Abū al-Ḥusayn Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī al-Naysābūrī. Al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ. Beirut: Dār Iḥyāʾ al-Turāth al-ʿArabī, 1415 AH/1995 CE.

النسائي، أحمد بن شعيب. *السنن الكبرى، والمجتبى (السنن الصغرى)*. بيروت: دار الكتب العلمية، 1411هـ/1991م.

Al-Nasāʾī, Aḥmad ibn Shuʿayb. Al-Sunan al-Kubrā wa al-Mujtabā (Al-Sunan al-Ṣughrā). Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1411 AH/1991 CE.

النووي، أبو زكريا يحيى بن شرف. *المجموع شرح المهذب*. 20 مجلدًا. دمشق: دار الفكر، د.ت.

Al-Nawawī, Abū Zakariyyā Yaḥyā ibn Sharaf. Al-Majmūʿ Sharḥ al-Muhadhdhab. 20 vols. Damascus: Dār al-Fikr, n.d.

رابطة العالم الإسلامي. *قرار بشأن نصاب الزكاة في النقود والذهب والفضة*. مكة المكرمة: رابطة العالم الإسلامي، 1398هـ.

Rābiṭat al-ʿĀlam al-Islāmī. Qarār bi-Shaʾn Niṣāb al-Zakāh fī al-Nuqūd wa al-Dhahab wa al-Fiḍḍah. Makkah al-Mukarramah: Rābiṭat al-ʿĀlam al-Islāmī, 1398 AH.

الرملي، شمس الدين محمد بن أحمد. *نهاية المحتاج إلى شرح المنهاج*. 8 مجلدات. بيروت: دار الفكر، 1404هـ/1984م.

Al-Ramlī, Shams al-Dīn Muḥammad ibn Aḥmad. Nihāyat al-Muḥtāj ilā Sharḥ al-Minhāj. 8 vols. Beirut: Dār al-Fikr, 1404 AH/1984 CE.